

90029- حقیقہ میں کچھ بھی صدقہ نہ کرنا اور خود کھانے کا حکم

سوال

میرا حقیقہ کے متعلق سوال یہ ہے کہ: میرے تین بیٹے ہیں پہلے اور دوسرے بیٹے کی ولادت کے وقت مجھے علم نہیں تھا کہ بچے کی جانب سے دو بکرے ذبح کرنے ہیں، یہ علم میں رہے کہ پہلے بیٹے کی پیدائش کے وقت اصل میں میرے اندر ایک بکرا بھی ذبح کرنے کی استطاعت نہ تھی، بلکہ میرے والد صاحب نے میرے بچے کا حقیقہ کیا تھا، تو کیا اب مجھے پہلے بیٹے کے حقیقہ میں ایک یا دو بکرے ذبح کرنا ہونگے؟

اور دوسرے بیٹے کے حقیقہ میں ایک بکرا ذبح کیا تھا لیکن میں نے خاندان والوں اور دوست و احباب کے لیے کھانا نہیں پکا یا تھا، بلکہ ہم نے خود ہی سارا گوشت کھایا تھا، اور چار ماہ کے بعد خاندان اور جان پہچان والوں اور دوست و احباب کی دعوت کی ایک بکرا پکا کر دعوت کی تھی۔

میرا سوال یہ ہے کہ کیا دوسرے بیٹے کی جانب سے اب مجھے دو بکرے ذبح کرنے ہیں یا ایک؟

اور تیسرے بیٹے کے حقیقہ میں ہم نے دو بکرے ذبح کیا لیکن تقریباً ایک بکرے کا نصف ہم نے خود کھایا اور باقی تقسیم کر دیا تو کیا یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟

آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے سوالات کا جواب ضرور دیں میں اپنی اولاد کا حقیقہ سنت کے مطابق صحیح طریقہ سے کرنا چاہتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول:

حقیقہ سنت موکدہ ہے، اور ترک کرنے

والے گناہ نہیں، کیونکہ سنن ابوداؤد میں عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس کا بچہ پیدا ہو اور وہ اس کی

جانب سے جانور ذبح کرنا پسند کرے تو ذبح کرے، بچے کی جانب سے دو کفالت کرنے والے

بکرے، اور بچی کی جانب سے ایک بکرا“

سنن ابوداؤد حدیث نمبر (2842)

علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابوداؤد میں حسن قرار دیا ہے۔

دوم:

عاجز یا عقیقہ سے جاہل ہونے کی بنا پر جو شخص اپنی اولاد کا عقیقہ نہ کر سکے تو اس کے لیے بعد میں عقیقہ کرنا مستحب ہے چاہے کتنی بھی لمبی مدت گزر جائے۔

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

سوال :

ایک شخص کے کئی بیٹے ہیں اس نے کسی کا بھی عقیقہ نہیں کیا، کیونکہ وہ فقر و تنگ دست تھا، اور کئی برس بعد اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اسے مالدار اور غنی کر دیا تو کیا اس کے ذمہ عقیقہ ہے؟

جوا :

اگر تو واقعاً ایسا ہی ہے جیسا بیان ہوا ہے تو اس کے لیے ہر بیٹے کی جانب سے دو بکرے عقیقہ کرنا مشروع ہے "انتہی۔

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (441/11).

سوم :

دادا اپنے پوتوں کی جانب سے عقیقہ کر سکتا ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسوں حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا تھا۔

دیکھیں : سنن ابوداؤد حدیث نمبر (

2841) سنن نسائی حدیث نمبر (4219) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداؤد حدیث نمبر (2466) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اس بنا پر اگر آپ سنت پر مکمل عمل کرنا چاہتے ہیں تو اپنے پہلے بیٹے کی جانب سے ایک بکرا ذبح کریں تاکہ داد سے کی جانب سے ایک عقیقہ کو پورا کیا جاسکے، اور اگر آپ اسی پر اکتفا کرنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

چہارم:

بعض فقہاء کہتے ہیں کہ:

عقیقہ بھی احکام و مصرف میں قربانی کی طرح ہے، اس لیے اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا مستحب ہے، ایک حصہ اپنے لیے اور ایک دوست و احباب کے لیے، اور ایک فقہاء کے لیے۔

اور بعض کہتے ہیں کہ: عقیقہ قربانی کی طرح نہیں تو جس طرح وہ چاہے کر سکتا ہے، آپ سوال نمبر (8423) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

بہر حال اگر عقیقہ کے گوشت میں سے کچھ بھی دوسروں کا نہ دیا جائے تو بھی کفایت کر جائیگا، لیکن قربانی کے متعلق یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قربانی کا سارا گوشت خود ہی کھا جائے اور اس میں سے کچھ بھی صدقہ نہ کرے تو وہ ضامن ہے، اور ایک اوقیہ گوشت خرید کر اسے صدقہ کرے

دیکھیں: کشاف القناع (23/3)۔

اس بنا پر دوسرے بیٹے کا عقیقہ پورا ہو چکا ہے، اور اسی طرح تیسرے بیٹے کا بھی الحمد للہ عقیقہ ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی اولاد میں برکت پیدا کرے اور انہیں اطاعت و فرمانبرداری میں آپ کا معاون بنائے اور اسلام و مسلمانوں کے لیے ذخیرہ بنائے۔

واللہ اعلم۔